دار الافتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ :-

سوال ۱ - یہاں برطانیہ میں اکثر مسلمانوں کے مذبح خانوں میں جانور کو ذبح کرنے سے پہلے اسکو ایک معمولی سا بجلی کا کرنٹ دیکر بیہوش کر دیا جاتا ہے جس سے وہ جانور مرتا نہیں لیکن تقریباً ایک منٹ تک اسکا اثر رہتا ہے اور جانور حرکت نہیں کرتا جس سے ذبح کرنا آسان ہو جاتا ہے کیا اسطرح ذبح کرنا جائز ہے؟ جبکہ مذبح خانے والوں کا کہنا ہے کہ یہ کرنٹ اتنا معمولی ہے کہ اس سے جانور کے مرنے کا کوئی خطرہ نہیں۔ نیز ایسے جانور کے گوشت کا کیا حکم ہوگا؟ اور اگر اس کرنٹ سے جانور کے خون بہنے پر اثر پڑتا ہو اور خون کا بہنا کم ہوتا ہو تو کیا حکم ہوگا؟

سوال ۲) قانون کی رو سے اگر جانور کو پہلے سے بیہوش نہ کیا ہو تو ذبح کرنے کے بعد اسکو کم از کم 20 سیکنڈ تک پکڑ کر رکھنا ضروری ہے تاکہ جانور کو زیادہ تڑپنے کی وجہ سے تکلیف نہ ہو اور جانور اور ذبح کرنے والے کو نقصان کا اندیشہ کم ہو اس قانون پر عمل کرنے میں آسانی کیلئے اگر ذبح کرنے سے پہلے کرنٹ نہ لگایا جائے بلکہ ذبح کے فوراً بعد وہی کرنٹ لگایا جائے تاکہ ذبح کرنے والا اس جانور کو چھوڑ کر اگلے جانور کو ذبح کر سکے تو اسکا کیا حکم ہے۔

سوال ۳) کیا ایک حاملہ جانور کو ذبح کرنا جائز ہے اور کیا اسکے گوشت کو حلال کہا جا سکتا ہے؟

سوال ۴) برطانیہ میں بعض کمپنیاں جو حلال گوشت کے فراہم کرنے کا کاروبار کرتے ہیں وہ قانون سے غلط فائدہ اٹھاتے ہوئے کچھ عرصہ کاروبار کرنے کے بعد اپنی کمپنی کو قانوناً دیوالیہ (liquidate) کر کے اپنے جمع شدہ قرضوں سے چھوٹ حاصل کر لیتے ہیں اور یوں حکومت کے ٹیکس اور مویشی پالنے اور فروخت کرنے والوں کے واجب الادا قرضہ کے ادا کئے بغیر وہ دوبارہ دوسری کمپنی بنا کر نئے نام سے کام شروع کر دیتے ہیں اسطرح سے وہ دوسرے قانون کے پابند کمپنیوں کے مقابلے میں کم داموں پر گوشت فراہم کرتے ہیں ایسے لوگوں سے پورے طبقہ حلال گوشت فراہم کرنے والوں کا بدنام ہوتا ہے اور انکی وجہ سے مختلف قسم کے ناپسندیدہ حرکات اس کاروبار میں شروع ہو گئے ہیں جنکا مقصد اخراجات کا کم کرنا ہوتا ہے تو ایسی کمپنیوں کے گوشت

کو "حلال" سند دینے والے ادارے سند دینے سے انکار کرنے کا حق رکھتے ہیں؟

سوال ۵) جس صورت میں ذبح کرنے سے پہلے کرنٹ سے جانور کو بیہوش کیا جاتا ہے، اگر اس صورت میں جانوروں کا ایک خاص تناسب سے (مثلاً 20% یا 40%) معائنہ کرکے انکے زندہ ہونے کی تصدیق کی جائے —اور باقی جانوروں کو چیک نہ کیا جائے— ذبح کرنے سے پہلے، تو اس صورت میں جو جانور چیک کئے گئے انکے گوشت کا کیا حکم ہے اور جنکو چیک نہیں کیا گیا انکے گوشت کا کیا حکم ہے؟

سوال ۶) جانور کے زندہ ہونے کا کیا ثبوت شریعت میں معتبر ہے؟ اگر کرنٹ دینے کے بعد جانور کچھ دیر بعد حرکت کرنے لگے تو کیا معمولی سا حرکت کرنے پر اسکو زندہ سمجھ کر ذبح کیا جا سکتا ہے؟ اگر حرکت کرنے کے بعد انتظار نہ کیا جائے بلکہ خون اور دل کی حرکت کا یقین کر لیا جائے (مثلاً ہاتھ سے نبض معلوم کرکے، یا کسی آلہ مثلاً اسکینر Scanner کے ذریعے نبض کو یا دل کے متحرک ہونے کو ثابت کرکے) تو اس صورت میں جانور کو ذبح کرنا جائز ہوگا؟ اور گوشت کا کیا حکم ہوگا؟

سوال ۷) جانوروں کو ایک دوسرے کے سامنے ذبح کرنے کا کیا حکم ہے؟ اس صورت میں گوشت کا کیا حکم ہے؟

سوال ۸) جانور کو ذبح کرتے وقت کم از کم کتنے الفاظ کا پڑھنا ضروری ہے اور وہ کونسے الفاظ ہیں؟

سوال ۹) جانور کے حلال ہونے کیلئے کم از کم کتنے ~~الفاظ~~ رگ کا کاٹنا ضروری ہے؟

سوال ۱۰) بہت سارے مذبح خانوں میں کام کرنے والے جو جانوروں کو ذبح کرتے ہیں وہ مسلمان تو ہوتے ہیں لیکن ذاتی صفائی کا خیال نہیں کرتے پاک نہیں رہتے اور نماز بھی نہیں پڑھتے یہانتک کہ بعض تو جمعہ کی نماز بھی نہیں پڑھتے انکے ذبح شدہ جانور کا کیا حکم ہوگا؟ کیا مذبح خانے والوں کو ایسے لوگ کام کیلئے خاص طور پر ذبح کرنے کیلئے رکھنے چاہئے؟

سوال ۱۱) اگر مذبح خانے والی کمپنی غیر مسلموں کی ہو اور ذبح کرنے والا شخص مسلمان ہو لیکن باقی سارا عملہ غیر مسلم

ہو۔ یہاں تک کہ جب گوشت دکانوں تک پہنچتا ہے تو ڈرائیور
اور مزدور بھی غیر مسلم ہوتے ہیں کیا ایسے لوگوں کا فراہم کیا
ہوا گوشت حلال ہے؟

سوال ۲) جو گوشت اور مرغیاں وغیرہ دوسرے ممالک مثلاً آسٹریلیا
اور ہالینڈ وغیرہ کے درآمد ہوتے ہیں اور ان پر "حلال"
کا لیبل ہوتا ہے اسکا کیا حکم ہے؟

سوال ۳) بعض لوگ کہتے ہیں کہ کرنٹ دیئے ہوئے (Stunned)
جانور کا گوشت کھانا مکروہ ہے۔ کیا یہ صحیح ہے؟ اگر
صحیح ہے تو مسلسل اسکا گوشت کھانے کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: محمد عمر کوٹھاری
Coventry - U.K

الجواب حامداً ومصلیاً

۱ــــ جانوروں کو ذبح کرنے سے پہلے بیہوش کرنے کا عمل، جو مختلف طریقوں سے انجام دیا جاتا ہے، متعدد مفاسد اور قبائح پر مشتمل ہے۔ مثلاً:

الف) اگر یہ عمل ایسا ہو کہ اس سے جانور اپنے ہوش وحواس مکمل طور پر کھو بیٹھتا ہو تو اس میں یہ خدشہ ہے کہ اس عمل سے جانور کی موت ذبح سے پہلے واقع ہوگئی ہو، بالخصوص اگر وہ جانور کمزور یا بیمار ہو۔

ب) اگر یہ عمل ایسا ہو کہ اس سے جانور مکمل طور پر ہوش وحواس کھو نہیں بیٹھتا ہو (مثلاً کوئی معمولی سا بجلی کا جھٹکا لگایا جائے جو صرف جانور کو ساکت یا غیر متحرک بنادیتا ہو)، تو اس میں یہ قوی اندیشہ ہے کہ جانور کی اذیت میں بلا ضرورت اضافہ کیا گیا، کیونکہ ذبح کی تکلیف تو بے حس نہ ہونے کی وجہ سے باقی ہی ہے، اور جھٹکے وغیرہ کی تکلیف مزید بلا ضرورت دی گئی۔

ج) اگر یہ عمل جانور کو کمزور بنادیتا ہو اور بوقت ذبح اسکی طبعی قوت مکمل طور پر برقرار نہ رہتی ہو تو اس میں یہ خدشہ ہے کہ جتنا خون اسکے بدن سے مکمل ہوش وحواس اور پوری طبعی قوت کی صورت میں نکلتا، کمزوری کی صورت میں اس سے کم خون نکلے گا، اور اپنے اختیار سے یہ اقدام کرنا ذبح کے ایک مقصودِ شرعی (یعنی دمِ مسفوح کا بہانا) کی خلاف ورزی اور اس سے مزاحمت ہے۔

د) کم خون نکلنے کی صورت میں بقیہ خون کے اس جانور کے گوشت میں جذب ہونے

(جاری ہے)

کا اندیشہ ہے، اور یہ ایک طبی محذور ہونے کے ساتھ ساتھ شرعی محذور بھی ہے۔

ھ) اگر اس عمل کو اختیار کرنے والا شخص اس طریقِ ذبح کو شرعی طریقِ ذبح کے مقابلے میں زیادہ آرام دہ اور کم تکلیف پہنچانے والا سمجھے، تو یہ ایک منصوص عمل کے مقابلے میں ایک مخترع عمل کو ترجیح دینا اور بہتر سمجھنا ہے۔ —— اور اسکا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص ذبح کے منصوص طریقہ کو جانور کیلئے تکلیف دہ اور ظالمانہ خیال کرتا ہے، جو "قریب بکفر" ہے۔

(مأخذہ: امداد الفتاوی ج۳/۸-۶۰۵، احکام الذبائح ص۶-۵۵)

مندرجہ بالا وجوہات کی بناء پر بلا ضرورت جانور کو ذبح کرنے سے پہلے بے ہوش کرنا شرعاً درست نہیں، بلکہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے تو اسکو "بدعت سیئہ، تحریف فی الدین" اور "خلافِ شرع" سے تعبیر فرمایا ہے۔

باقی جہاں تک اس طریقہ سے ذبح کئے ہوئے جانور کے گوشت کے حکم کا تعلق ہے، تو اگر ذبح کے وقت جانور یقینی طور پر زندہ تھا اور صحیح طریقہ سے ذبح کیا گیا تو اسکا گوشت حلال ہوگا۔ البتہ اوپر بیان کئے گئے وجوہات اور شکوک و شبہات کی بناء پر مسلمانوں کیلئے مناسب ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ایسے گوشت سے اجتناب کریں کیونکہ مشکوک چیز سے بچنا بھی دین کا حصہ ہے۔

(دیکھئے عبارات (1) تا (10))

۲ —— اگر جانور کو صحیح شرعی طریقہ سے ذبح کیا گیا تو اسکا گوشت حلال ہے اور اسکے بعد کرنٹ لگانے سے اسکی حلت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

(دیکھئے عبارات (11)، (12))

۳ —— جانور اگر حاملہ ہو اور قریب الولادت ہو تو اسکو بلا ضرورت ذبح کرنا مکروہ ہے۔ لیکن اگر جانور قریب الولادت نہ ہو تو اسکو ذبح کرنا بلا کراہت جائز ہے۔ البتہ اسکا گوشت بہرصورت حلال ہے (دیکھئے عبارات (13)، (14))

۴ —— اگر کوئی مسلمان کسی ملک کے جائز قوانین کی خلاف ورزی کر رہا ہو اور دھوکہ دینے میں مبتلا ہو تو وہ گنہگار ہے، اور اسکا اس کام میں جان بوجھ کر مدد کرنا اور حمایت کرنا جائز نہیں۔ لہٰذا آپکے سوال میں بیان کردہ صورت میں مسلمانوں کے اداروں کو یہ حق ہے کہ وہ اپنے اختیار سے ایسے لوگوں کو سند جاری نہ کریں، اور بالخصوص جبکہ اسطرح کے کام کرنے والے لوگ سب مسلمانوں کی بدنامی کا بھی باعث بن رہے ہوں، تو اس صورت میں مزید احتیاط کرنی چاہیئے، نیز جن لوگوں کا قرضہ انکے ذمہ باقی رہتا ہے اسکا ادا کرنا ان پر لازم ہے۔ اور ادا نہ کرنے کی صورت میں انکا آخرت میں مؤاخذہ ہوگا۔

(دیکھئے عبارت (15))

۵ —— صورت مسئولہ میں ہر ایک جانور کے بارے میں علیحدہ علیحدہ یہ یقین کرنا یا غالب گمان ضروری ہے کہ وہ بوقت ذبح زندہ تھا۔ اور صرف بعض جانوروں کو

(جاری ہے)

چیک کر کے باقی جانوروں کو اس پر قیاس کرنا درست نہیں - اور اس صورت میں جن جانوروں کے بارے میں یہ یقین یا غالب گمان ہو کہ وہ ذبح کے وقت زندہ تھے، اور انکو صحیح طریقہ سے ذبح کیا گیا، تو انکا گوشت حلال ہو گا - اور جن جانوروں کے بارے میں یہ یقین یا غالب گمان ہو کہ وہ بوقتِ ذبح زندہ نہیں تھے، یا کسی علامت وغیرہ سے انکے بارے کچھ معلوم نہ ہو رہا ہو کہ زندہ تھے یا نہیں، تو انکا گوشت حلال نہیں اور اس کا استعمال کرنا جائز نہیں -

دار الافتاء
فتوی نمبر ______
مورخہ ______

(دیکھئے عبارت ⑯)

۶ —— حضراتِ فقہاءِ کرام نے جانور کی حیات معلوم کرنے کی بہت ساری علامتیں لکھی ہیں، مثلاً ذبح کے وقت جانور سے زندہ جانوروں کی طرح خون کا نکلنا، منہ یا آنکھ کا بند کرنا، ٹانگیں سمیٹنا، کچھ حرکت کرنا وغیرہ، لہٰذا اگر کسی بھی طریقہ سے جانور کا زندہ ہونا معلوم ہو جائے تو اسکو ذبح کیا جاسکتا ہے اور اسکا گوشت حلال ہو گا - اور حرکت کا مشاہدہ کرنا یا نبض کا چلنا جانور کی حیات کے ثبوت کیلئے کافی ہے -

(دیکھئے عبارت ⑰)

۷ —— جانوروں کو بلا ضرورت ایک دوسرے کے سامنے ذبح کرنا مکروہ ہے - اس سے اجتناب کرنا چاہیئے -

(دیکھئے عبارات ① تا ⑧، ⑱)

۸ —— جانور کو ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لینا ضروری ہے - اور "بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَر" کہنا مستحب ہے -

(دیکھئے عبارات ㉑، ㉒)

۹ —— جانور کے حلال ہونے کیلئے گلے کے چاروں رگوں کو، یا کم از کم تین رگوں کو کاٹنا ضروری ہے - یعنی سانس کی نالی، خوراک کی نالی، اور خون کی دو رگوں میں سے ایک -

(دیکھئے عبارت ⑲)

۱۰ —— اگر ذبح کرنے والا شخص مسلمان ہو، تو خواہ وہ فاسق یا بدعمل بھی ہو اسکا ذبیحہ حلال ہو گا، بشرطیکہ ذبح صحیح طریقہ سے کیا ہو اور ذبح کی بقیہ شرائط پائی جاتی ہوں - البتہ جہاں تک ممکن ہو ایسے کام کیلئے نیک صالح اور باعمل مسلمانوں کو رکھنا چاہیئے - بلا ضرورت بدعمل اور فاسق لوگوں کو رکھنا درست نہیں -

(دیکھئے فتاوی محمودیہ ۱۷/۲۴۷)

۱۱ —— صورتِ مسئولہ میں اگر یہ بات یقیناً معلوم ہو کہ گوشت مسلمان کے ذبح کئے ہوئے جانور کا ہے تو یہ حلال ہو گا - اور اس صورت میں کمپنی کے مالک کا مسلمان نہ ہونے یا عملہ کے مسلمان نہ ہونے سے اسکی حلت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا - البتہ اگر یہ ثابت ہو جائے (یا غالب گمان ہو) کہ وہ گوشت حلال نہیں، یا صرف اس غیر مسلم کا دعوی ہو

(جاری ہے)

کہ یہ حلال ہے اور اسکا کوئی شرعی ثبوت نہ ہو، یا اس شخص کے بارے میں معلوم ہو کہ وہ حلال اور حرام کو ملاکر بیچتا ہے، تو ان صورتوں میں یہ گوشت حلال نہیں ہوگا اور اس سے احتراز کرنا لازم ہے۔

(دیکھئے عبارت ۲۰)

۱۲ —— دوسرے ممالک سے درآمد شدہ گوشت کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر وہ گوشت کسی مسلمان ملک سے درآمد شدہ ہو تو وہ حلال ہوگا اور اسکا استعمال کرنا جائز ہے۔ اور اگر وہ کسی غیر مسلم ملک سے درآمد شدہ ہو تو اسکا کھانا جائز نہیں، اگرچہ اس گوشت کے پیکٹ پر صراحت کے ساتھ یہ عبارت درج ہو کہ "اسکو اسلامی طریقہ پر ذبح کیا گیا" کیونکہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ یہ شہادت قابلِ اعتماد نہیں۔ اور گوشت کے اندر اصل حرمت اور ممانعت ہے۔

جبتک کوئی قابل اعتماد مسلمان اسکے شرعی شرائط کے مطابق ذبح ہونے کی تصدیق نہ کرے

(دیکھئے عبارت ۲۳)

۱۳ —— سوال نمبر ۱ کے جواب میں جو باتیں ذکر کی گئیں انکی بناء پر بیہوش کرنے کے بعد ذبح کئے جانے والے جانور کے گوشت میں مختلف قسم کے شکوک و شبہات پیدا ہونے کی وجہ سے اس گوشت سے اجتناب کرنا بہتر ہے۔ اور بلا ضرورت اسکے استعمال سے گریز کرنا چاہئے۔ تاہم اگر ذمہ دار مسلمان حضرات ذبح پر یا ذبح کی نگرانی پر متعین ہوں اور وہ اسکی تصدیق کریں کہ یہ گوشت حلال ہے، یعنی جب جانور کو ذبح کیا گیا اسوقت وہ زندہ تھا اور ذبح کی دوسری شرائط بھی پائی جاتی ہوں تو اس ذبیحہ کا گوشت حلال ہوگا اور اسکا استعمال جائز ہوگا۔

① —— فی الصحیح لمسلم رحمہ اللہ (ج ۲/۱۵۲):

عن شداد بن أوس قال ثنتان حفظتهما عن رسول الله صلى الله عليه وسلم: قال ان الله تعالى كتب الاحسان على كل شئ فاذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا الذبح وليحد احدكم شفرته فليرح ذبيحته

② —— قال الامام النووی فی المنهاج (۱۳/۱۰۸):

ويستحب ان لا يحد السكين بحضرة الذبيحة وان لا يذبح واحدة بحضرة اخرى ولا يجرها الى مذبحها۔

③ —— وفی تکملة فتح الملهم (۳/۵۴۰):

وكل طريق ادى الحيوان الى تعذيب اكثر من اللازم لازهاق روحه - فهو داخل فی النهی، ومأمور بالاجتناب عنه، مثل ان يحد الشفرة بحضرة الحيوان، أو يذبحه بمرأى من حيوان اخر، وما الى ذالك۔

(جاری ہے)

(٤) — وفى تفسير القرطبى (٦/٥٦)؛
قال علماءنا: احسان الذبح فى البهائم الرفق بها: ... وقال ربيعة:
من احسان الذبح ان لا يذبح ذبيحة واخرى تنظر اليها، وحكى
جوازه عن مالك، والاول احسن -

(٥) — وفى المستدرك للحاكم (٤/٢٥٧):
عن ابن عباس رضى الله عنهما: ان رجلا اضجع شاة يريد ان يذبحها
وهو يحد شفرته فقال النبى صلى الله عليه وسلم: اتريد ان تميتها
موتات، هلا حددت شفرتك قبل ان تضجعها " - هذا حديث
على شرط البخارى ولم يخرجاه -

(٦) — وفى بدائع الصنائع (٥/١٩٠):
ويكره ان يضجعها ويحد الشفرة بين يديها -

(٧) — وفى مغنى المحتاج (٤/٢٧٢):
ويكره ان يحد شفرته والبهيمة تنظر اليه، وان يذبح حيوانا وآخر
ينظر اليه، ففى سنن البيهقى ان عمر رضى الله عنه رأى رجلاً
يفعل ذالك فضربه بالدرة " -

دار الافتاء
فتوى نمبر ______
مورخه ______

(٨) — وفى السنن الكبرى للبيهقى (٩/٢٨٠)؛
عن عاصم بن عبيد الله بن عاصم بن عمر بن الخطاب ان رجلاً حد
شفرة واخذ شاة ليذبحها فضربه عمر رضى الله عنه بالدرة وقال:
أتعذب الروح - الا فعلت هذا قبل أن تأخذها - ... (و) عن محمد
بن سيرين ان عمر رضى الله عنه رأى رجلا يجر شاة ليذبحها فضربه
بالدرة وقال: سقها لا ام لك الى الموت سوقا جميلا -

(٩) — وفى بدائع الصنائع (٤/١٥٥):
وقال سبحانه وتعالى "وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ"
ولا طيب الا بخروج الدم المسفوح، وذالك بالذبح والنحر، ولهذا
حرمت الميتة لان المحرم وهو الدم المسفوح فيها قائم، ولذا لا
يطيب مع قيامه -

(١٠) — وفى احكام الذبائح (ص٥٥):
اما كون هذه الطرق جائزة شرعا، فيتوقف الحكم فيه على أن
هذا الطريق يخفف من الم الذبح على الحيوان ام لا؟ ... وكان
من المسلم ان الطريق الذى شرعه الاسلام من قطع عروق حلق
الحيوان احسن الطريق لازهاق روحه واسهلها على الحيوان، اما

(جارى ہے)

التدويخ ، ففي بعض الحالات يضر بالحيوان ويؤلمه أكثر مما يؤلمه الذبح ... فلا شك في كون هذا الطريق غير جائز في الشريعة . اما الطرق الاخرى ، فلا يجزم بأنها تخفف من ألم الحيوان أو تزيد ... والصدمة الكهربائية لا تخلو من ألم ... ولكن خبراء علم الحيوان يدعون ان ذالك يخفف من ألمه ، فاذا تحقق ذالك قطعا و أنه لا يموت به الحيوان ، جاز استعمالها ، والا فلا .

أما حكم حيوان الذي يذبح بعد هذا التدويخ ، فيتوقف فيه الحكم على ان هذا التدويخ يسبب الموت ام لا ؟ و يدعى الخبراء اليوم انه لا يسبب موت الحيوان ، بل يجعله فاقد الوعي ويعدم احساسه للألم ، ولكن هذا الادعاء محل نظر - ...

و أما الصدمة الكهربائية ، فقد اعترف بعض الخبراء بأنها توقف حركة القلب في بعض الحالات .

... ولا شك ان هذه الطرق للتدويخ لو كانت مسببة للموت ، أو يخشى منه الموت فلا يجوز استعمالها ، ولا القول بحلة الحيوان المذبوح بعد التدويخ - وما دامت هذه الطرق مشكوكة ، فالاسلم ان يبتعدوا عنها - ومن المعروف ان اليهود لا يقبلون اى طريق للتدويخ والمسلمون أدنى منهم بالا بتعاد عن الشبهات ، والله سبحانه وتعالى اعلم .

⑪ - وفي الهنديه (٢٩٠/٥) :

وان ذبح الشاة فاضطربت فوقعت في ماء أو تردت من موضع ، لم يضرها شئ لان الذكاة قد استقر فيها فانما انزهق حياتها به ، ولا معتبر باضطرابها بعد استقرار الذكاة ، فهذا لحم وقع في ماء أو سقط من موضع ، كذا في المبسوط .

⑫ - وفيه (٢٩١/٥) :

رجل ذبح شاة و قطع الحلقوم والاوداج الا ان الحياة فيها باقية نقطع انسان منها قطعة ، يحل أكل المقطوع ، كذا في الجوهرة النيرة .

⑬ - وفيه (٢٨٧/٥) :

شاة أو بقرة اشرفت على الولادة ، قالوا يكره ذبحها لان فيه تضييع الولد وهذا قول ابي حنيفة رحمه الله تعالى لان عنده الجنين لا يتذكى بذكاة الام ، كذا في فتاوى قاضيخان .

وكذا في البحر (٣١٢/٨) .

(جاري ہے) .

(١٤) – وفی الدر المختار (٦/٣٠٤):

ولیس فی ذبح الام اضاعۃ الولد لعدم التیقن بموتہ – قال العلامۃ ابن عابدین رحمہ اللہ تحتہ: … لکن فی الکفایۃ ان تقاربت الولادۃ یکرہ ذبحہا –

(١٥) – فی القرآن الکریم (سورۃ المائدۃ، آیۃ نمبر ٢)

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ –

وفی تفسیر المظھری (٣/١٣):

أی لا تعاونوا علی ارتکاب المنھیات و لا علی الظلم –

وفی معارف القرآن (٣/٢٤):

آیتِ مذکورہ میں قرآنِ حکیم نے تعاون و تناصر کا یہی معقول اور صحیح اصول بتایا ہے … یعنی نیکی اور خدا ترسی پر تعاون کرو، بدی اور ظلم پر تعاون نہ کرو – … جسکا صاف مطلب یہ ہے کہ مسلمان بھائی بھی اگر حق کے خلاف یا ظلم وجور کی طرف چل رہا ہو تو ناحق اور ظلم پر اسکی بھی مدد نہ کرو – بلکہ اس کی کوشش کرو کہ ناحق اور ظلم سے اسکا ہاتھ روکو –

(١٦) – وفی احکام الذبائح (ص٢٣):

والواقع ان الاصل فی الحیوانات الحرمۃ، ولا تحل الا بما جاءت الشریعۃ بحلہ، والدلیل علی ذالک ما مر من حدیث عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ: قلت: یارسول اللہ، انی ارسل کلبی أجد معہ کلبا آخر لا أدری ایھما أخذہ – فقال: لا تأکل، فانما سمیت علی کلبک و لم تسم علی غیرہ – (رواہ البخاری، برقم ٥٤٨٦) – فھذا الحدیث یدل علی انہ متی وقع الشک فی حصول الذکاۃ الشرعیۃ واستوی الاحتمالات، حرم أکل الحیوان، وھو دلیل علی أن الاصل فی الحیوان الحرمۃ، فانہ لو کان الاصل الاباحۃ لما حرم الحیوان فی حالۃ الشک –

(١٧) – وفی الدر المختار (٦/٣٠٨):

(ذبح شاۃ) مریضۃ (فتحرکت أو خرج الدم حلت والا لا ان لم تدر حیاتہ) عند الذبح، وان علم حیاتہ (حلت) مطلقا (وان لم تتحرک ولم یخرج الدم) – … (ذبح شاۃ لم تدر حیاتھا وقت الذبح) ولم تتحرک ولم یخرج الدم، ان فتحت فاھا لا تؤکل، وان ضمتہ أکلت، وان فتحت عینھا لا تؤکل، وان ضمتھا أکلت، وان مدت رجلھا لا تؤکل، وان قبضتھا أکلت، وان نام شعرھا لا تؤکل، وان قام أکلت، لان الحیوان یسترخی بالموت ففتح فم وعین ومدّ رجل ونوم شعر علامۃ الموت لانھا استرخاء، ومقابلھا حرکات تختص بالحی فدل علی حیاتہ، وھذا کلہ اذا لم تعلم الحیاۃ، (و ان علمت

(جاری ہے)

دار الافتاء – فتوی نمبر ____ مورخہ ____

حياتها) وان قلت (وقت الذبح أكلت مطلقا) بكل حال، زيلعي -

(وكذا فی الهندية - ٥/٢٨٦) :

⑱ — وفی الدر المختار (٦/٢٩٦) :

وكره كل تعذيب بلا فائدة مثل (قطع الرأس والسلخ قبل ان تبرد) أی تسكن عن الاضطراب وهو تفسير باللازم كما لا يخفى -

قال العلامة الشامی رحمه الله تحته : قوله (وكره الخ) هذا هو الاصل الجامع فی افادة معنى الكراهة، عناية -

⑲ — وفيه (٦/٢٩٤) :

(وذكاة الاختيار ... عروقه الحلقوم) وهو مجرى النفس (والمرئ) هو مجرى الطعام والشراب (والودجان) مجرى الدم، وحل المذبوح بقطع ای ثلاث منها -

⑳ — وفيه (٤/٣٤٤) :

(ويقبل قول كافر) ولو مجوسيا (قال اشتريت اللحم من كتابی فيحل أو قال اشتريته (من مجوسی فيحرم) ولا يرده بقول الواحد وأصله ان خبر الكافر مقبول بالاجماع فی المعاملات لا فی الديانات -

قال العلامة الشامی رحمه الله تحته : قوله (وأصله الخ) ای اصل ما ذكر من ثبوت الحل والحرمة - وهو يشير به الى سؤال وجوابه، مذكورين فی النهاية وغيرهما - حاصل السوال : ان هذه المسألة مناقضة لقول الآتی : وشرط العدالة فی الديانات، فان من الديانات الحل والحرمة، كما اذا اخبر بأن هذا حلال أو حرام، وقد شرط فيها العدالة، والمراد به المسلم المرضی، وهنا قوله شريته من كتابی الخ معناه انه حلال أو حرام، وقد قبل فيه خبر الكافر، ولو مجوسيا، والجواب ان قوله شريته من المعاملات، وثبوت الحل والحرمة فيه ضمنی فلما قبل قوله فی الشراء ثبت ما فی ضمنه، بخلاف ما يأتی، وكم من شئ يثبت ضمنا لا قصدا كوقف المنقول وبيع الشرب -

㉑ — وفيه (٦/٣٠١) :

والشرط فی التسمية هو الذكر الخالص عن شوب الدعاء -

قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تحته : قوله (الذكر الخالص الخ) بأی اسم كان، مقرونا بصفة كالله اكبر أو أجل أو اعظم، أولا، كالله أو الرحمن -

(وكذا فی الهندية - ٥/٢٨٥) -

(جاری ہے)

(٢٢) – وفيه (٦/٣٠١):

(والمستحب أن يقول بسم الله ألله أكبر بلا واو، وكره بها) لانه يقطع فور التسمية -

قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تحته: قوله (لانه يقطع فور التسمية) قال الاتقاني: وفيه نظر اه - ووجهه يظهر مما يأتي قريبا فيما يقطع الفور، والظاهر ان المراد كمال الفورية والا لزم ان تكون الذبيحة ميتة، وان يكون الفصل حراما لا مكروها، لكن فيه انه لو اقتصر على قوله ألله أكبر قاصدا به التسمية يكفي، تأمل -

قال العلامة الرافعي رحمه الله تحته: قوله (ووجهه يظهر الخ) بين النظر في البناية بأنه مخالف للمنقول عنه عليه الصلوة والسلام -

(٢٣) – وفي احكام الذبائح (ص١٠٥):

ان ما يستورد من اللحوم من البلاد غير المسلمة لا يجوز أكلها، وان كانت توجد عليها التصريح بأنها مذبوحة على الطريقة الاسلامية، فانه قد ثبت ان هذه الشهادات لا يوثق بها، والأصل في أمر اللحوم المنع - والله سبحانه وتعالى اعلم بالصواب

محمد عثمان غفر الله له

دار الافتاء جامعه دار العلوم کراچی ١٤

٢٩-٢-١٤٢٦ھ

الجواب صحیح
احقر محمد یوسف؟ عفا اللہ
٣/٢/١٤٢٦

الجواب صحیح
عبد المنان عفی عنہ
٣٠-٢-١٤٢٦

نائب مفتی – جامعہ دار العلوم

دار الافتاء – فتوی نمبر ٥٢/٢٢٨ – مورخہ ٣٠/٢/٢٦

نائب مفتی – جامعہ دار العلوم

جوابات درست ہیں، اور اب سائنٹفک تحقیق سے بھی یہ ثابت ہوگیا ہے کہ ذبح سے پہلے بیہوش کرنے کا جو عمل مغربی ملکوں میں کیا جاتا ہے، اسمیں جانور کو زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ لہذا مسلمانوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس طریقے سے مستثنی کرانے کی پوری کوشش کریں۔

واللہ سبحانہ وتعالی اعلم

بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ

٢٥-٣-١٤٢٦ھ

مفتی – جامعہ دار العلوم کراچی